

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورۃ اخلاص کو ایک مرتبہ مکمل پڑھنے سے ایک تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے کیا مکمل پڑھنا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے ساتھ پڑھنا ہے۔؟ اور دوسری بات یہ کہ ایک حدیث کا مضموم ہے کہ جو رات کو سوتے وقت 100 بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اس پر بہت بڑے ثواب کی امید ہے۔ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الحجاب بعون الہواب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ البراءۃ یا سورۃ التوبۃ کے علاوہ قرآن مجید فرقان حمید کی تمام تر سورتوں کی پہلی آیت ہے۔ جب بھی کوئی سورۃ پڑھنے کا کہا جاتا ہے یا اسکے پڑھنے کی فضیلت بیان کی جاتی ہے تو وہ اسکی تمام تر آیات سمیت ہوتی ہے۔ اور اس سورت کی کوئی بھی ایک آیت چھوڑنے والا اس اجر و ثواب کا مستحق نہیں بنتا ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے یہ درس سماعت فرمائیں :

[دین خالص || بسم اللہ الرحمن الرحیم](#)

[دین خالص || تسمیہ کے مسائل](#)

2- یہ روایت ضعیف ہے، جامع ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص ح ۲۸۹۸ میں امام ترمذی نے اسے کچھ یوں نقل فرمایا ہے :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ النَّبْضِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ نَاسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَهُ مِنْ قَوْمٍ مَا تَتَى سِرَّةَ فَنِ جُؤَالِ اللَّهِ أَحَدٌ مَجِي عَمْرُو دُنُوبٌ خَمْسِينَ سَعَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَمْنٌ وَبَدَأَ الْإِنْسَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ فَنِ جُؤَالِ اللَّهِ أَحَدًا مَتْرَةً فَأَدَا كَانَ لَوْ مِ الْبَيْتِ يَقُولُ لَه الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أَوْ عُنْ عَلَى يَمِينِكَ النَّجْمِ قَالَ أَبُو عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ نَاسِ بْنِ مَالِكٍ وَوَقَدْ رُوِيَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ نَاسِ بْنِ مَالِكٍ

اسکی سند میں ابو سہل حاتم بن میمون الکلابی البصری صاحب السقط، ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس کے بارہ میں فرماتے ہیں

”روی مسکراً“

منکر روایات بیان کرتا تھا۔

ابن عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں

”یرومی احادیث لایروہا غیرہ“

ایسی روایات بیان کرتا تھا کہ جنہیں اور کوئی بیان ہی نہیں کرتا۔

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں

”منکر الحدیث علی قلتہ، یرومی عن ثابت مالایشبہ حدیثہ، لایسجزالاحجاج بہ“

قلیل الروایۃ ہونے کے باوجود منکر الحدیث ہے، ثابت سے ایسی روایات بیان کرتا تھا جو اسکی روایات سے میل ہی نہیں کھاتیں، کسی حال میں بھی اسے حجت ماننا جائز نہیں ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں اسے ضعیف کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے کاشف میں کہا ہے کہ

”لہ مناکیر“

اسکے پاس منکر روایات تھیں۔

صحیح دلائل سے شریعت میں اس طرح کی فضیلت خاص عمل پہ وارد نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم

وباللہ التوفیق

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوٰۃ